۷۷
4258/49

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال

(۱) دعوت طعام، یا دعوت ولیمہ، یا عقیقے کا کھانا کھانے کے بعد اہل خانہ کیلئے دعاء خیر ہاتھ اٹھا کر کرنے کی اجازت ہے یا نہیں

بعض علم دوست لوگ اہل علم اور مقتداء حضرات سے عقیدت رکھتے ہیں انکی دعوتیں کرتے ہیں صرف خیر عافیت اور برکت کی حصول کیلئے، اس دعوت سے وہ پسند اللہ طلب کرتے ہیں گھر سے رخصت کرتے وقت اہل خانہ دعاء خیر کی خواہش رکھتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے لیئے دعاء کیجئے ۔۔۔۔

بعض اہل علم ہاتھ اٹھا کر دعاء کرتے ہیں حالات کیرو سے ۔۔۔۔

(۲) حجاج کرام جب حج کر کے واپس آتے ہیں تو دوست احباب اقارب دعوتیں کرتے ہیں اور دعوت کی اختتام پر ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کی درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے لیئے دعا کرو

کیا اسکی شرعاً اجازت ہے

نیز دعاء کے مسنون طریقوں میں رفع الیدین کے متعلق سوال ہے کیونکہ ان مواقع پر کھانے کے بعد دعا کو ہاتھ اٹھا کر ہماری برادری میں ضروری سمجھا جاتا ہے۔ بینوا توجروا

اور بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے

یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہماری دعوت سے فائدہ

المستفتی (۱) قاری محمد عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم

(۲) سیف اللہ خالد خطیب عالمگیر مسجد

داؤد چورنگی لانڈھی کراچی

0321-2303899

الجواب

(نوٹ: جواب مسئلہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیاً

(۱،۲)۔ کسی کے ہاں (کسی دعوت وغیرہ میں) کھانا کھانے کے بعد نبی اکرم ﷺ ان الفاظ کیساتھ دعوت کرنے والے اور اس کے اہلِ خانہ کے لئے برکت کی دعا فرمایا کرتے تھے:

"اللهم بارك لهم فی مارزقتهم واغفر لهم وارحمهم." (صحیح مسلم:۱۳۲/۶)

ترجمہ: "اے اللہ! جو کچھ انہیں عطا کر اس میں برکت عطا فرما اور ان کو بخش دے، اور ان پر رحم فرما"

اور یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

"اللهم أطعم من أطعمني وأسق من أسقاني." (صحیح مسلم:۱۶۲۵/۳)

ترجمہ: "اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا، آپ اس کو (اور) کھلایئے، اور جس نے مجھے سیراب کیا، آپ اسے اور سیراب کیجئے"

البتہ اس کی صراحت نہیں ملتی کہ ایسے موقع پر آپ ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوں، لہذا آج کل بعض مقامات میں جو کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی طور پر دعا کا رواج ہے اور اس کو ضروری سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے والوں پر طعن و تشنیع کی جاتی ہے یہ بدعت ہے اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

اور اگر بالفرض ایسے موقع پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز بلکہ مستحب بھی ہو تب بھی عام لوگوں کے التزام کی وجہ سے چھوڑنا مناسب ہے۔ (مأخذہٗ التبویب: ۷۹۹/۷۹۶، ۸/۲۶)

صحیح مسلم - (۱۳۲/۶)

حدثني محمد بن المثنى العنزي حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - على أبي - قال - فقربنا إليه طعاما ووطبة فأكل منها ثم أتي بتمر فكان يأكله ويلقي النوى بين إصبعيه ويجمع السبابة والوسطى - قال شعبة هو ظني وهو فيه إن شاء الله إلقاء النوى بين الإصبعين - ثم أتي بشراب فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه - قال - فقال أبي وأخذ بلجام دابته ادع الله لنا فقال «اللهم بارك لهم فی مارزقتهم واغفر لهم وارحمهم».

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (ج٤/ص ٣٣)

قال الطيبي وفيه أن من أصر على أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال فكيف من أصر على بدعة أو منكر.

حاشية ابن عابدين - (۱۲۰/۲)

قول (لكنها تكره بعد الصلاة) الضمير للسجدة مطلقا قال في شرح المنية آخر الكتاب

دار الافتاء

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

عن شرح القدوري للزاهدي أما بغير سبب فليس بقربة ولا مكروه ومايفعل عقيب الصلاة فمكروه لأن الجهال يعتقدونها سنة أوواجبة وكل مباح يؤدي إليه فمكروه انتهى وحاصله أن ماليس لها سبب لاتكره مالم يؤد فعلها إلى اعتقاد الجهلة سنيتها كالتي يفعلها بعض الناس بعد الصلاة ورأيت من يواظب عليها بعد صلاة الوتر ويذكر أن لها أصلا وسندا فذكرت له ماهنا فتركها...

الفتاوى الهندية - (١/١٣٦)

ويكره أن يسجد شكرا بعد الصلاة في الوقت الذي يكره فيه النفل ولا يكره في غيره كذافي القنية وأما إذا سجد بغير سبب فليس بقربة ولا مكروه ومايفعل عقيب الصلوات مكروه لأن الجهال يعتقدونها سنة أوواجبة وكل مباح يؤدي إليه فمكروه هكذافي الزاهدي

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح - (١/٢١٤)

قوله (ثم يمسحون بها وجوههم) الحكمة في ذلك عود البركة عليه وسرايتها إلى باطنه وتفاؤلا بدفع البلاء وحصول العطاء ولا يمسح بيد واحدة لأنه فعل المتكبرين ودل الحديث على أنه إذا لم يرفع يديه في الدعاء لم يمسح بهما وهو قيد حسن لأنه صلى الله عليه وسلم كان يدعو كثيرا كما هو في الصلاة والطواف وغيرهما من الدعوات المأثورة دبر الصلوات وعند النوم وبعد الأكل وأمثال ذلك ولم يرفع يديه ولم يمسح بهما وجهه أفاده في شرح المشكاة وشرح الحصن الحصين وغيرهما

كذافي احسن الفتاوى: (١/٣٦٦) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد اخلاق غفرلہ

محمد اخلاق غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

٢١ صفر المظفر ١٤٣٢ھ

٢٦ جنوری ٢٠١١ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

٢١/٢/١٤٣٢ھ

مفتی

الجواب صحیح

شاکر محمد تفضل علی عفی عنہ

٢١/٢/١٤٣٢ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ٧/١٣٣١

مورخہ ٣١/٢/٢٢

الجواب صحیح

٢٢/٢/١٤٣٢ھ

Scanned by CamScanner